



ورلڈ اسلامک فورم کا دوسرا سالانہ تعلیمی سیمینار

ورلڈ اسلامک فورم نے یورپ کے مسلم طلبہ اور طالبات کے لیے ”اسلامک ہوم اسٹڈی کورس“ کے نام سے خط و کتابت کورس کا آغاز کر دیا ہے اور دعوتِ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر محمود احمد غازی نے مسلمانوں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنی نئی نسل کا نظریاتی اور عملی رشتہ اسلام کے ساتھ باقی رکھنے کے لیے نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کو اس کورس کے ساتھ وابستہ کریں۔ اس سلسلہ میں ورلڈ اسلامک فورم کا دوسرا سالانہ تعلیمی سیمینار اسلامک کلچرل سنٹر ریسرچ پارک لندن میں منعقد ہوا جس میں مختلف مکاتب فکر کے علما کرام اور دانش وروں نے مغربی ممالک میں مقیم مسلمانوں کے دینی مسائل اور نئی نسل کی تعلیم و تربیت کے تقاضوں پر اظہار خیال کیا۔ سیمینار کی پہلی نشست کی صدارت مکہ مکرمہ کے ممتاز عالم دین فضیلۃ الشیخ محمد کی حجازی نے کی اور اس میں ڈاکٹر محمود احمد غازی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے جبکہ دوسری نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سربراہ مولانا خواجہ خان محمد نے کی اور دارالعلوم دیوبند کے استاذ حدیث مولانا سید ارشد مدنی بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے سیمینار سے ہفت روزہ تکبیر کراچی کے مدیر محمد صلاح الدین، ڈرین یونیورسٹی جنوبی افریقہ کے شعبہ اسلامیات کے سربراہ ڈاکٹر سید سلمان ندوی، ماہنامہ محدث لاہور کے مدیر مولانا حافظ عبد الرحمن مدنی، مرکز اسلامی ڈھاکہ کے ڈائریکٹر مولانا روح الامین، مدرسہ صوتیہ مکہ مکرمہ کے استاذ مولانا سعید احمد عنایت اللہ، جمعیت الہمدیث برطانیہ کے امیر ڈاکٹر سیب حسن، پنجاب کے سابق وزیر قاری سعید الرحمن اور ورلڈ اسلامک فورم کے راہ نمائوں مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد

یسی منصوری، پروفیسر عبد الجلیل ساجد اور مولانا سید اسد اللہ طارق گیلانی کے علاوہ مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا قاری سعید الرحمن تنویر، مولانا عبدالرشید ربانی، مولانا امداد الحسن نعمانی، قاری تصور الحق، دارالعلوم فلاح دارین (انڈیا) کے سربراہ مولانا محمد عبد اللہ پٹیل اور قاری عبد الرشید رحمانی نے خطاب کیا۔

ڈاکٹر محمود احمد غازی نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ تعلیم و تربیت کے نظام کو صحیح خطوط پر استوار کرنے کا ہے، کیونکہ اس کے بغیر ہم اپنی نسل کو وقت کے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ ملت اسلامیہ نے ہر دور میں مخالف تہذیبوں کی یلغار کا کامیابی کے ساتھ سامنا کیا ہے اور یونانی فلسفہ، تاتاریوں اور ہندومت کے حملوں کے باوجود اپنے نظریات و افکار اور تہذیب و ثقافت کی حفاظت کی ہے، لیکن مغربی فلسفہ جس طرح مختلف جہات سے اسلامی عقائد و نظریات اور معاشرت پر حملہ آور ہوا ہے اس نے عالم اسلام کی تاریخ کا سب سے بڑا بحران پیدا کر دیا ہے، جس سے عمدہ برآ ہونے کے لیے مسلم دانش وروں اور علما کو گہرے غور و فکر کے ساتھ مضبوط بندی کرنا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مغرب کے نظریات اور ثقافتی حملوں کے نتیجے میں مسلمان سیاسی اور عسکری طور پر کمزور اور معاشی طور پر بد حال ہو چکے ہیں اور فکری غلامی کی جڑیں گہری ہوتی جا رہی ہیں، جس کی وجہ سے ہم مغرب کے حاشیہ نشین اور نقال بننے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت امام مالکؒ نے فرمایا ہے کہ اس امت کے آخری حصہ کی اصلاح بھی اس طریقہ سے ہوگی جس طریقہ سے امت کے پہلے حصہ کی اصلاح ہوئی، یعنی ہمیں اصلاح احوال کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور طریق کار کو اپنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے لوگوں کے فکر و عقیدہ کی اصلاح کی تھی اور ان کی ذہنی تربیت کا اہتمام کیا تھا، اس لیے آج ہمیں بھی امت مسلمہ کے احوال کی اصلاح کے کام کا آغاز فکری تربیت اور ذہنی تطہیر سے کرنا چاہیے، کیونکہ ذہنی اور فکری تربیت اور اصلاح کی صورت میں ہی ایک اچھی قیادت مسلمانوں میں ابھر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد نے انہی خطوط پر تعلیمی جدوجہد کا آغاز کیا۔ کہ جدید علوم کے ساتھ

ساتھ مسلم نوجوانوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات اور اسلامی افکار و اخلاق سے آراستہ کیا جائے، چنانچہ ریگولر تعلیمی نظام کے علاوہ خط و کتابت کے ذریعہ بھی اسلامی تعلیمات کے متعدد کورس شروع کیے ہیں جن سے اب تک بیس ہزار سے زائد افراد گھر بیٹھے استفادہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپ کے مسلم طلبہ اور طالبات کے لیے مطالعہ اسلام کا ایک سالہ کورس بھی اسی سلسلہ کی کڑی ہے، جو ورلڈ اسلامک فورم کے زیر اہتمام شروع کیا گیا ہے اور اس کے لیے مدنی مسجد، مکیڈ سٹون سٹریٹ، فارسٹ فیلڈ، نوٹنگھم میں دفتر نے کام شروع کر دیا ہے۔

جناب محمد صلاح الدین نے ”اسلامی نظام تعلیم و تربیت میں ذرائع ابلاغ کا کردار“ کے موضوع پر تفصیلی مقالہ پیش کیا، جس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو تعلیم و تربیت کے محاذ پر ابلاغ کے جدید ذرائع سے استفادہ کرنا چاہیے اور الیکٹرانک میڈیا کو کفر، باطل اور فحاشی کے لیے وقف نہیں کر دینا چاہیے۔ کیونکہ ذرائع محض ذرائع ہوتے ہیں، انہیں اگر اچھے مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے تو خیر کا ذریعہ بن جاتے ہیں اور برے کاموں کے لیے استعمال کیا جائے تو شر کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ دنیا وسائل کی دنیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انسان کے اعمال کو وسائل سے وابستہ کیا ہے، لیکن آج ہم نے وسائل اور ذرائع کو دنیائے کفر کے لیے کھلا چھوڑ دیا ہے اور خود زندگی کے ہر شعبہ میں وسائل کے لیے کافر قوموں کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلم معاشرہ کے لیے اس وقت سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ ابلاغ کے تمام ذرائع، خواہ وہ سرکاری کنٹرول میں ہوں یا نجی ہاتھوں میں ہوں، ان سب پر اباحت پسند اور زر پرست طبقے کا قبضہ ہے جس کے نزدیک دینی و اخلاقی اقدار کوئی اہمیت نہیں رکھتیں بلکہ یہ اقدار اس طبقہ کے سیاسی، معاشرتی اور معاشی مفادات کی راہ میں رکاوٹ ہیں، اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسی تحریک مزاحمت شروع کی جائے جو مسلسل دباؤ و ڈال کر ذرائع ابلاغ کا رخ صحیح کر سکے۔

ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سب سے زیادہ ضرورت نوجوانوں کی طرف توجہ دینے کی ہے کیونکہ انہی کی اصلاح سے معاشرہ میں کوئی

فہوار تبدیلی آ سکتی ہے، اس لیے علما اور دینی اداروں کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں کو قریب لانے اور ان تک رسائی حاصل کرنے کے لیے مثبت طرز عمل اختیار کریں۔

مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ تعلیم و تربیت اور دعوت و ابلاغ میں لوگوں کی مشکلات اور ضروریات کا خیال رکھنا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے جیسا کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کو، جو عربی زبان میں قریش کی لغت پر نازل ہوا مگر جب دوسرے قبائل کے نئے مسلمان لوگوں کی قریش کی لغت پر قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں دقت پیش آئی تو ان کی اس دقت کے پیش نظر انہیں دوسری مشہور لغات میں قرآن کریم پڑھنے کی اجازت دے دی چنانچہ بعد میں حضرت عثمان کے دور میں غیر عرب مسلمانوں میں اختلافات پیدا ہونے کے خدشہ کے پیش نظر اس گنجائش کو متفقہ طور پر ختم کر دیا گیا، اس لیے آج بھی ہمیں اسلام کی دعوت و تعلیم میں لوگوں کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے اور تمام اقوام تک اسلام کا پیغام پہنچانے کے لیے حکمت و تدبیر سے کام لینا چاہیے۔

مولانا محمد مکی حجازی نے کہا کہ مغرب کے فکر و فلسفہ کے مقابلہ میں کام کو منظم کرنے کی ضرورت ہے، لیکن اس سے مرعوب ہونے کے بجائے پوری جرات و حوصلہ کے ساتھ اس کا سامنا کرنا چاہیے۔

مولانا حافظ عبدالرحمن مدنی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوانوں کو محبت اور شفقت کے ساتھ اور ان کی نفسیات کو سمجھتے ہوئے اسلامی عقائد و احکام کے ساتھ مانوس کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ بچے میں میلان اور نقلی کا مادہ ہوتا ہے اور ماں باپ ان کے سامنے اخلاق و کردار کا اچھا نمونہ بن کر انہیں بہتر کردار کے سانچے میں ڈھال سکتے ہیں۔

مولانا قاری سعید الرحمن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم نوجوان جس نے مسلمان گھرانے میں پرورش پائی ہے جس قسم کی خراب صورت حال سے بھی دو چار ہو، توحید اور رسالت کے عقیدہ سے منحرف نہیں ہو سکتا، مگر کلچر کے سیلاب میں جلدی بہ جاتا ہے، اس لیے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے کہ نوجوانوں کو اسلامی کلچر و وابستہ رکھنے کی

بھرپور محنت کی جائے۔

مولانا محمد عبد اللہ ٹیبل نے علما اور دینی اداروں پر زور دیا کہ وہ دعوت اور تعلیم کے محاذ پر اپنے طریق کار کا از سر نو جائزہ لیں اور آج کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیمی نظام کی اصلاح کریں تاکہ وہ نئی نسل کو اس کی ملی ذمہ داریوں کے لیے صحیح طور پر تیار کر سکیں۔

ورلڈ اسلامک فورم کے سیکرٹری جنرل مولانا محمد عیسیٰ منصوری نے گزشتہ سال کی کارکردگی کی رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ تعلیمی نظام کی اصلاح اور میڈیا کی جنگ میں عملاً شرکت کی اہمیت کا احساس اجاگر کرنے کے لیے جو محنت شروع کی تھی، اس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آرہے ہیں اور اہل فکر و دانش بدرجہ اس کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

فورم کے چیئرمین مولانا زاہد الراشدی نے آئندہ سال کے پروگراموں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اگلے سال کے دوران میں اسلامی تعلیمات کے خط و کتابت کورس ”اسلامک ہوم اسٹڈی کورس“ کے علاوہ میڈیا کے حوالہ سے ایک سیمینار منعقد کیا جائے گا اور علما و طلبہ جبکہ لیے خصوصی تربیتی کورسز کا اہتمام کیا جائے گا۔ انہوں نے اہل خیر سے اپیل کی کہ وہ اس طرف متوجہ ہوں اور نئی نسل کی اصلاح و تربیت اور میڈیا کے چیلنج کا سامنا کرنے کے لیے فورم کے ساتھ بھرپور تعاون کریں۔

(ادارہ)

آہ! مولانا مفتی عبدالباقیؒ و مولانا منظور عالم سیاکھویؒ

گزشتہ ہفتہ کے دوران ورلڈ اسلامک فورم کے سرپرست اور ویمبلڈن پارک لندن کی جامع مسجد کے خطیب حضرت مولانا مفتی عبدالباقی صاحب انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وہ کافی عرصہ سے فالج کے مریض تھے اور وفات کے وقت ان کی عمر ساٹھ برس سے زائد تھی۔ مفتی صاحب مرحوم کا تعلق صوبہ سرحد پاکستان کے ضلع مردان سے تھا، وہ حضرت الید مولانا محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے معتمد شاگردوں میں شمار ہوتے تھے